Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishali

B.A Part - I (Hon.)

Paper - II

Date :- 05-09-2020

time :- 2:00 P.M

Topic :- Patras Bokhari

پطرس بخاری

مزاح دراصل زندگی کے مضحک پہلوؤں کی نقاب کشائی اور کردار کی بوالعجبیوں کو اجاگر کرنے کا نام ہے، مزاح نگاری کا فن بظاہر آسان نظر آتا ہے لیکن صحتمند اور تعمیری مزاح نگاری آسان نہیں ہے، مزاح نگاری کو اگر صرف لفظی قلابازی یا علمی مذاق تک محدود سمجھا جائے تو اس میں یقیناً کسی ذہانت یا جگر کاوی کی ضرورت نہیں کیونکہ کسی کردار کا حلیہ بگاڑ کر احساس برتری کے جذبہ سے اس پر ہنسنا بہت آسان ہے، لیکن صحتمند مزاح جو کچو کے لگا کر ہنسنے کا نام نہیں بلکہ کردار کے مضحک پہلوؤں کو جذبہ ہمدردی کے ساتھ ابھارنے اور اسے گلے لگا کر قہقہہ لگانے کا نام ہے۔ وہ یقیناً بہت مشکل کام ہے کیونکہ اس کے لئے جس بلند ظرفی اور کشادہ دلی اور ہمدردانہ فطرت کی ضرورت ہوتی ہے وہ نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ جن فنکاروں نے اپنے اپنے زمانے میں اس صحتمند مزاح نگاری کا چراغ روشن رکھا ہے ان میں پطرس بخاری کا نام خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔

پطرس بخاری کشادہ دل اور ہمدردانہ فطرت کے مالک ہیں، ان کی مزاح نگاری نشتریت کے بجائے شائستہ تبسم کا سامان فراہم کرتی ہے، ان کے مزاح میں خلوص اور توانائی ہے، نشتریت یا تحقیر کا شائبہ تک نہیں۔ غالباً یہ شائستہ مزاجی مغربی مزاحیہ ادب کے مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ ان کے مزاحیہ مضامین میں کہیں کہیں طنز کی خوشگوار لہریں نظر آتی ہیں، پطرس اپنی مخصوص سطح سے نیچے نہیں اترتے، ان کے یہاں دوسرے مزاح نگاروں کی طرح پھکڑپن نہیں دکھائی دیتا، ان کے مزاح نگاری پر مغربی مزاح نگاری کا گہرا اثر ہے اور ان کے زیادہ تر مضامین انگریزی مضامین کا ترجمہ یا چربہ ہیں، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کے بعض مضامین انگریزی مضامین کے اثرات واضح طور پر محسوس کئے جا سکتے ہیں لیکن چند مضامین کو چھوڑ کر ہر ایک کا پس منظر مقامی ہے، البتہ ہیئت و تکنیک کے لحاظ سے مغرب کے اثرات گہرے ہیں۔ وزیر آغا اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"انھوں نے مغربی ادب سے فیض اٹھاتے ہوئے خالص مزاح کے حربوں یعنی واقعہ کردار، موازنہ اور اسٹائل کی ظرافت کو بے اختیار اپنا لیا اور ان کی

مدد سے اپنی مزاح نگاری کو پروان چڑھانے کی قابل قدر کوشش کی۔"

پطرس کی کہانیوں اور مضامین کا انداز عام طور سے سادہ ہوتا ہے، وہ تہذیبی مسائل اور س
مباحث میں پڑنے کے بجائے زندگی کے عام واقعات کو بڑے فنکارانہ اور دلچسپ انداز میں پیش کر
ہیں، وہ وقعات کی عکاسی کچھ اس طرح کرتے ہیں کہ بے ساختہ مزاح کا پہلو ابھر آتا ہے، ان
مضامین کو پڑھنے سے انداز ہوتا ہے کہ وہ عام طور سے واقعات کے تسلسل اور کرداروں کی حرکات
سکنات کو فطری انداز میں پیش کر کے مزاح پیدا کرتے ہیں، کہیں کہیں جملوں کی ترکیب اور الفاظ
ترتیب سے بھی تبسم کا سامان فراہم کرتے ہیں، ان مضامین میں تکلف و تصنع کا شائبہ تک نہیں، ا
مضامین میں پائی جانے والی بے ساختگی و شگفتگی پڑھنے والوں پر خوشگوار اثر چھوڑ جاتی ہے، ان کی فطر
سادگی ان کے پلاٹ، کردار اور منظر نگاری ہر جگہ جلوہ گر نظر آتی ہے۔

ان کی زبان سادہ، دلکش اور رواں ہے، شگفتگی اور لطافت نے ان کے مضامین میں بڑ
تاثر پیدا کر دی ہے۔ 'مرید پور کا پیر'، 'میں ایک میاں ہوں'، 'سویرے جو کل آنکھ میری کھلی' وغیرہ ان ک
مشہور مضامین ہیں، پطرس بخاری نے بہت کم لکھا، چند مضامین پر مشتمل ایک مجموعہ ان کی کل ادبی
کائنات ہے لیکن یہ مختصر ادبی سرمایہ ہی انھیں مزاح نگاروں کی صف اول میں ایک ممتاز مقام پر فائز
کرنے کے لئے کافی ہے۔

☆☆☆